صرف غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ جیلانی کا لقب



تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملّت مفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح مُفتی

فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمُ

امابعد! فقیر اُویسی غفرلہٗ کی نظر سے ایک رسالہ گذرا جس کا نام تھا "غوثِ اعظم" فقیر نے عقیدت سے اس کا مطالعہ کیا تو اس میں وہی پُرانا راگ الاپا گیا کہ غوثِ اعظم صرف خدا ہے اور بس۔ کسی دوسرے کو غوثِ اعظم ماننا شرک ہے فقیر نے قلم ہاتھ میں لے کر رسالہ تیار کر کے نام رکھا "غوثِ اعظم صرف جیلانی کا لقب"

وما توفیقی الا باللہ العظیم والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہٖ الکریم

وصلّی اللہ علی حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ وبارک وسلم

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ

مقدمہ

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کا فریاد رس ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ بھی مُسَلَّم (یقینی) ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفہ حضرتِ انسان کو بنا کر اپنی صفات و کمالات کا مظہر بنایا۔ ان میں خصوصیات سے انبیاء و اُولیاء کو منتخب فرمایا اس کا انکار سب سے پہلے ابلیس نے کیا اور اس نے یہ بھی قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ اپنے چیلے انہی انسانوں میں تیار کریگا اور اس نے دعویٰ سچ کر دکھلایا۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات قیاس سے بتانا گمراہی ہے اس کے اسماء صفاتی میں غوثِ اعظم کوئی نام نہیں۔ اگرچہ سب کا فریاد رس ہے اور انبیاء و اُولیاء اس کی عطا سے اس صفت سے موصوف ہیں۔

شرعی احکام کا دارومدار عُرف (رواجِ عام، شناخت) پر ہے۔ صدیوں سے یہ لقب حضور شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مشہور ہے یہی عرف ہے۔ شریعت کی کتابوں میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے یہ نام نہیں دیکھا گیا ہے فلہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا نام استعمال کرنا بدعت بلکہ اِلحَاد (اصولِ اسلام سے انکار) ہے۔ فرقہ وہابی، نجدی، دیوبندی نے ایک نئی بدعت و شرارت کا آغاز کیا ہے۔ جس کے تحت محبوبانِ خدا کی عداوت کے سبب محبوبِ سبحانی غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس مسلّمہ و متفقہ لقب و خطاب کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چھیننے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجبور و بے اختیار ثابت کرنے کی مہم شروع کی ہے اور یہ تاثر دے رہے ہیں کہ غوثِ اعظم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے غوثِ اعظم جل جلالہ کہنا چاہیے کیونکہ محبوبِ سبحانی کو غوثِ اعظم کہنا شرک کا موجب ہے۔ والعیاذ باللہ

حالانکہ غوثِ اعظم بالاتفاق شاہٗ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطاب ہے اور آج تک کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں کیا، نہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ میں غوثِ اعظم مذکور ہے اور نہ ہی کتاب و سنت میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا استعمال آیا ہے۔ درحقیقت بدعت فروشوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا استعمال کر کے اور غوثِ اعظم جل جلالہٗ لکھ کر ایک نئ بدعت کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ از خود اللہ تعالیٰ کے نئے نئے نام گھڑنا شرعًا نا روا (ناپسندیدہ) ہے۔

اس بدعت کا ارتکاب جس نے کیا اس کا تعارف حاضر ہے لیکن اس جرم میں تمام وہابی، دیوبندی شریک ہیں۔

غوثِ اعظم جل جلالہٗ کِتَابچَہ (چھوٹی کتاب) کا مؤلف حافظ محمد ظہور الحق دیوبندی جھنڈیالی پنڈی گھیپ کا ہے اور مولوی غلام خاں راولپنڈی کے رسالہ "تعلیم القرآن" میں بھی اس کا اعلان ہوتا رہاہے۔ اس کتابچہ میں یہ تسلیم کیا گیاہے کہ غوثِ اعظم اور اس کے ہم معنی الفاظ کا استعمال حضرت موصوف (شیخ عبدالقادر جیلانی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے اس قدر مُختَص (خاص) ہوگیا ہے کہ جب بھی غوثِ اعظم، غوثِ پاک جیسے کلمات سنے یا دیکھے جائیں تو ذہن فوراً حضرت شیخ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

لیکن یہ تسلیم کرنے کے باوجود اس کا مولف لکھتا ہے۔

مسلماں سمجھتا نہیں ہے کسی کو کبھی بھی خدا کے سوا غوثِ اعظم

گویا جو مسلمان ہے وہ محبوبِ سبحانی کو غوثِ اعظم نہیں سمجھتا اور جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حالانکہ سب علماء، سلف و خلف حضرت غوثِ پاک کو ہی غوثِ اعظم، غوث الثقلین کہتے لکھتے آئے ہیں اور کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کو غوثِ اعظم نہیں لکھا۔

باب ۱

(۱) علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شارح مشکوٰۃ شریف نے فرمایا:

قطب الأقطاب، الغوث الأعظم، شيخ الشيوخ العالم، غوث الثقلين۔ [1] (اخبار الاخیار، صفحہ ۹)

(۲) امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا" تمام اقطاب و نجباء کو فیوض و برکات کا پہنچنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلہ شریف سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز شیخ کے سوا کسی اور کو میسر نہیں۔ مجدد الف ثانی بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نائب اور قائم مقام ہے۔ جیسے کہتے ہیں "نُوْرِ الْقَمَرِ مُسْتَفَادِ مِنْ نُوْرِ الْشَمْسِ" [2] (مکتوب، صفحہ ۳۴۸، ۱۲۳، جلد سوم)

(۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا" حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (مثل قصیدہ غوثیہ) تفاخر و کلماتِ کبریائیہ کے ساتھ کلام فرمایا ہے اور تَسخیر (کسی کا دل اپنے طرف مائل کرنے کا عمل) جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ظاہر ہوئی ہے۔ [3] آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی قبر میں بھی زندوں کی طرح تَصَرُّف (روحانی توجہ) فرماتے ہیں [4]"۔ (ہمعات صفحہ ۸۳، ۶۱)

[1] (اخبار الأخيار في اسرار الأبرار (فارسي)، طبقة أول، شيخ الإسلام محي الدين ابو محمد عبد القادر الحسني الحسيني الجيلاني، ص17، انجمن آثار و مفاخر فرهنگی)

[2] (المكتوبات الربانية، المكتوب الرابع والثلاثون والخمسمائة إلي نور محمد التهاري في بيان الطريق الخ، 432/3، دار الكتب العلمية، 2015)

[3] (همعات از حضرت الامام شاه ولی الله محدث دہلوی، همعه16، ص83، اكاديمية الشاه ولي الله الدهلوي، صدر حيدر آباد (السند) باكستان الغربي)

[4] (همعات از حضرت الامام شاه ولی الله محدث دہلوی، همعه11، ص61، اكاديمية الشاه ولي الله الدهلوي، صدر حيدر آباد (السند) باكستان الغربي)

"جمعرات کو غوث الثقلین کی فاتحہ دے۔"[5] (انتباہ فی سلاسل اُولیاء اللہ، صفحہ ۲۵)

(۴)ملا علی قاری شرحِ مشکوٰۃ شریف نے فرمایا" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قطب الاقطاب و غوثِ الاعظم ہیں"۔ [6] (نزہتہ الخاطر الفاتر ،صفحہ ۹)

(۵)علامہ نور الدین علی بن یوسف نے کتاب "بھتجه الاسرار" اور علامہ محمد یحییٰ نے کتاب "قلائد الجواہر" اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب "زبدۃ الآثار" (تلخیص بھتجه الاسرار) میں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شانِ غوثیت کو خوب خوب بیان فرمایا ہے۔

(۶)سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مشہور عالم کلام میں بارگاہِ غوثیت میں بزبانِ پنجابی اس طرح استغاثہ کیا ہے۔

طالب غوث الاعظم والے شالا کدے نہ ہوون ماندے ہو سن فریاد پیراں دیا پیرا مری عرض سنیں کن دھرکے ہو

غور فرمائیں کہ کیسے جلیل القدر بزرگانِ دین و محدثین و اُولیاء کرام نے غوث الاعظم اور غوث الثقلین کے القاب سے محبوبِ سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر فرمایا ہے جبکہ بطور مثال یہ صرف چند حوالہ جات ہیں اور باقی تمام بزرگانِ دین و علماء اُمت جنہوں نے غوثِ اعظم کے نام مبارک کی تصریح کی ہے وہ تو بے شمار ہیں۔ اب جو لوگ ان بزرگانِ دین کے اتنے بڑے لشکر کے برعکس غوث الاعظم کا انکار کریں اور اسے شرک قرار دیں تو کنویں کے مینڈک سے زیادہ ان کی کیا حیثیت ہے؟

خانہ تلاشی: دیوبندی، وہابی مکتب فکر کی خانہ تلاشی کے بعد خود ان کی کتب اور ان کے اکابر کے حوالوں سے بھی غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں۔ غوثِ اعظم کو شرک قرار دے کر اللہ تعالیٰ کو غوثِ اعظم جل جلالہٗ نہیں لکھا گیا۔ دور مت جایئے خود دیوبندی و اہل حدیث حضرات کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحبِ تقویۃ الایمان لکھتے ہیں۔

"روحِ مقدس حضرت غوث الثقلین، متوجه حال حضرت ایشان گرویده" [7]

یعنی حضرت غوث الثقلین (جن و انس کے فریادرس) کی بروح مقدس میرے پیر کے حال پر متوجہ ہوئی۔ (صراط مستقیم ،صفحہ ۱۷۷)

اکابر دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں:

ایک دن حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سات اُولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نگاہِ نظر بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے۔ آپ نے ہمت و توجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچا لیا۔[8] (شائم امدایه، صفحه ۸۰)

مولوی خلیل احمد دیوبندی اور رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ:

5) (رسائل شاہ ولی اللہ، الانتباہ في سلاسل اولیاء اللہ، باب 2، سلسلہ قادریہ، ص145، تصوف فاؤنڈیشن، لاہور)

6) (نزهة الخاطر الفاتر لامام ملا علي قاري، ص9، مؤسسة الاشرف بلاهور، باكستان)

7) (صراط مستقیم (فارسی) از اسماعیل دھلوی، باب چہارم در بیان طریق سلوک راہ نبوت، ص166، المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

8) (شمائم امدادیہ از حاجی امداد اللہ مکی، حصہ دوم، ص80، قومی پریس لکھنو، 1314ھ)

حضرت غوثِ اعظم اور خواجہ بہاؤالدین کو معلوم تھا کہ سید احمد صاحب کی شانِ بزرگ ہے۔ [9] (براہینِ قاطعہ، صفحہ ۹۱)

مولوی غلام خاں پنڈوی کے استاذ مولوی حسین علی واں بھچروی کی کتاب "بلغۃ الحیران" میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم لکھا ہے۔

دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی لاہوری کا بیان ہے کہ:

"ہم میں سے ہر شخص جمعرات کو ذکرِ جہر سے پہلے گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر حضرت غوث الاعظم کی روح کو اس کا ثواب پہنچاتا ہے۔ یہ ہماری گیارہویں ہے۔" (ہفت روزہ خدام الدین لاہور، صفحہ ۷ا فروری/ ۹جون ۱۹۶۱ء)

ملاحظہ فرمایئے مذکورہ حوالہ جات میں آپ رضی اللہ عنہ کو کس طرح متفقہ طور پر غوث الثقلین و غوث الاعظم تسلیم کیا گیا ہے بلکہ دیوبندی وہابی مکتب فکر کے اکابرین کی تصریح کے مطابق غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے جہاز غرق ہونے سے بچا لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو صدیوں بعد سید احمد بریلوی اور اس کے مریدین کے احوال بھی معلوم ہوگئے اور روحانی توجہ بھی فرمائی۔ مولوی احمد علی کے بقول ذکر جہر و ماہانہ گیارہویں کی بجائے ہفت روزہ گیارہویں کا جواز و ثبوت بھی ہوگیا۔ والفضل ما شهدت به الاعداء۔ بہر حال چونکہ آپ غوث الاعظم و غوث الثقلین ہیں۔ اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کو پیر دستگیر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ جنوں انسانوں میں سے جو فریاد کرتا اور آپ رضی اللہ عنہ کی پناہ چاہتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ اس کی فریاد رسی و دستگیری فرماتے ہیں۔

دعوت: دیوبندی مذہب کا ترجمان ہفت روزہ "دعوت" لاہور ایک مُعْتَرِض (اعتراض کرنے والے) کے جواب میں لکھتا ہے کہ

سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے لئے لفظ "غوث" کا استعمال حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے مَواعِظ (تقریروں) میں بھی عام ہے۔

اگر آپ کو ان اکابرِ دیوبند پر اعتماد نہیں تو کم از کم اُوپر کے فقہاء احناف کے بارے تو آپ ابھی تک اتنے بدگمان نہیں ہوں گے۔ حضرت علامہ ملّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری جو فقہاء حنفیہ میں نہایت ممتاز بزرگ گزرے ہیں۔ اپنی کتاب "نزهة الخاطر الفاتر" مطبوعہ مصر کے صفحہ نمبر ۵ پر سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق رقمطراز ہیں۔"القطب الربانی والغوث الاعظم الصمدانی سلطان الاولیاء والعارفین" [10] کیا حدیث و فقہ کے علمِ کلام کے یہ بلند پایہ امام اسلام کے توحید جیسے بنیادی اور نازک مسئلہ میں بھی ابھی تک بے خبر ہیں معاذ اللہ

اگر ان آئمہ اعلام اور فقہائے کرام پر اعتماد اُٹھ جائے تو باقی ہمارے پلّے میں رہتا ہی کیا ہے؟ حضرت شیخ احمد رفاعی کی کتاب "البنیان المشید" کا اردو ترجمہ جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی نگرانی میں حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی نے کیا تھا۔ اس میں کئی مقام پر لفظ "غوث" کا استعمال ملتا ہے۔ (اخبارِ "دعوت" لاہور، ۱۹اپریل ۱۹۲۳ء، صفحہ ۲)

[9] (البراهين القاطع علي ظلام انوار الساطع از خلیل احمد سہارنپوری، ص95، مدنی کتب خانہ، نورمارکیٹ اُردوبازار، گوجرانوالہ)

[10] (نزهة الخاطر الفاتر لامام ملا علي قاري، ص9، مؤسسة الاشرف بلاهور، باكستان)

اس قسم کے سوال ان حوالہ جات کے بعد انہی چند حوالوں پر اکتفا کرتے ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ دیوبندی و اہلِ حدیث حضرات کے مذکورہ پیشوا اور دیگر اکابر علماءِ اُمت جنہوں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم (سب سے بڑا فریادرس) اور جن و انس کا فریادرس (غوث الثقلین) سمجھا، لکھا اور کہا ہے۔ کیا وہ مشرک تھے یا مسلمان؟

مسلماں سمجھتا نہیں ہے کسی کو کبھی بھی خدا کے سوا غوثِ اعظم

کیا ان حضرات کو علم نہیں تھا کہ خدا کے سوا کسی کو غوثِ اعظم نہیں سمجھنا چاہیے اور غوثِ پاک کو غوثِ اعظم کہنا اسلام کے خلاف ہے۔ کیا ان کا علم و تحقیق غلط تھی یا مؤلفِ کتابچہ کی پارٹی ان سے زیادہ تحقیق و علم کی حامل ہے؟ اور نہ سہی کسی اکابرِ علماءِ اہلِ حدیث و دیوبند میں سے پہلے کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے غوثِ اعظم جل جلالہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنے کو منع کیا ہے؟ کیا یہ نئی بدعت صرف موجودہ دیابنہ وہابیہ ہی کی پارٹی کے حصے میں آئی ہے۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے غوثِ اعظم جل جلالہٗ کی موجد دیوبندی پارٹی کے اکابر علماء نے صرف شاہ جیلانی ہی کو غوثِ اعظم و غوث الثقلین نہیں کہا بلکہ اس سے تجاوز کر کے اپنے مولویوں کے حق میں بھی اسے استعمال کیا ہے۔ چنانچہ دیوبند کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن، مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے حق میں لکھتے ہیں۔

جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود انصاری رشیدِ ملت و دیں غوثِ اعظم قطبِ ربانی [11] (مرثیہ، صفحہ ۵)

مولوی عاشق الٰہی دیوبندی نے لکھا ہے:

قطب العالم قدوۃ العلماء غوثِ اعظم مولوی رشید احمد محدث گنگوہی [12] (تذکرۃ الرشید، صفحہ ۲)

مولوی غلام خاں صاحب کے استاد و شیخ مولوی حسین علی کی مشہور کتاب "**بلغۃ الحیران**" کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے۔

قطب الواصلین غوث الکاملین حضرت حاجی دوست محمد صاحب [13]

بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں۔

بآں شاہ شہیدان حاج حرمین شہ عبد الرحیم غوثِ دارین [14] (قصائد قاسمی)

اسی قصائد قاسمی میں سلطان عبد الحمید کی جناب میں مولوی ذوالفقار علی زبانی مذکور ہے۔

اذا انت عون الحق غوث الخلق والرکن الشدید [15] (قصائد قاسمی، صفحہ ۱۹)

---

[11] (مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن گنگوہی، ص 5، کتب خانہ رحیمیہ، ہند)
[12] (تذکرۃ الرشید از عاشق الٰہی، ص 2، بلالی سٹیم سادھورہ)
[13] (بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان از حسین علی حنفی، ص 4، حمایتِ اسلام پریس لاہور)
[14] (قصائدِ قاسمی، شجرہ منظومہ چشتیہ صابریہ، ص 20، مجتبائی دھلی)
[15] (قصائدِ قاسمی، شجرہ منظومہ چشتیہ صابریہ، ص 19، مجتبائی دھلی)

درس عبرت: ان حوالہ جات کو دیکھیں اور غور فرمائیں کہ جو لوگ آج حضرت غوث اعظم، شہنشاہِ بغداد رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم کہنا شرک و خلافِ اسلام قرار دے رہے ہیں ان کے اکابر کس قدر واضح الفاظ میں اپنے امرآ و علماء و مشائخ کو غوثِ اعظم، غوثِ کاملین، غوثِ دارین و غوث الخلق لکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ نام نہاد موحدین اپنے اکابر کو تو کچھ نہیں کہتے مگر شہنشاہِ بغداد کو غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کہنے پر انہیں شرک کا دورہ پڑ جاتا ہے۔

غوث کا شرعی معنی: یہ لوگ محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ کو غوث الثقلین و غوثِ اعظم ماننے سے انکاری ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اور دیگر مقبولانِ بارگاہ کو کن فیکون کی شان بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے "فتوح الغیب" شریف میں خود نقل فرمایا جس کا ترجمہ کتب خانہ وہابیہ سعودیہ حدیث منزل کراچی نے بدیں (سب) الفاظ شائع کیا ہے "اللہ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا اے آدم کے بیٹے میں معبود ہوں، جس چیز کو کہتا ہوں کن پیدا ہو فیکون پس وہ ہو جاتی ہے۔ تو میری فرمانبرداری کر میں تجھے بھی ایسا کروں گا کہ تو کسی چیز کو کُن کہے گا تو فیکون پس وہ ہو جائے گی اور تحقیق دیا ہے یہ مرتبہ اللہ نے اپنے بہت سے پیغمبروں، دوستوں اور بنی آدم کے خاصوں کو۔" [16] (حوالہ مذکورہ، صفحہ ۵۴، ۴۴)

فائدہ: خود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے غوث کا معنی و مطلب واضح فرمایا کہ غوث وہ ہوتا ہے جس کی تدبیر تقدیر بن جائے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے حالات پڑھنے والوں کو معلوم ہے کہ حضور غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی کس طرح تدبیر تقدیر بنتی تھی۔ چند واقعات و دلائل ہم آگے چل کر عرض کرینگے۔ یہاں لغوی و شرعی معنی کی مناسبت عرض کر دوں۔

غوث کا معنی: لغت کی کتابوں میں غوث کا معنی ہوتا ہے، فریاد رس اور مدد گار۔

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ۔ (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، اٰیت ۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جو اس کے گروہ سے تھا اس نے موسیٰ سے مدد مانگی۔

پھر فریاد کی اس سے اس نے جو تھا اس کے رفیقوں میں۔ [17] (مولوی محمود الحسن وہابی، صفحہ ۵۰۱)

تو جو اس کی قوم سے تھا اس نے موسیٰ سے اس کے دشمن کے گروہ والے کے برخلاف مدد مانگی۔ [18] (مولوی ثناء اللہ غیر مقلد وہابی، صفحہ ۴۶۳)

اہلِ لغت نے بھی اس کے یہی معانی لکھے ہیں۔

فائدہ: یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثِ اعظم اور غوث الثقلین تو کجا صرف غوث کہنا و لکھنا بھی گوارا نہیں کرتے بلکہ وہ برملا کہتے ہیں کہ غوث اور داتا اور مولیٰ اور سیّد تو صرف اللہ ہی ہے مگر اللہ رب العٰلمین نے قرآن مجید میں یہ تمام القاب اپنے محبوبوں کو عطا فرما کر جاہلوں کا ناطِقَہ (بولنا) بند کر دیا ہے چنانچہ ہماری پیش کردہ مذکورہ آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اِستِغاثَہ (فریاد) کیا گیا لہٰذا آپ نبی و رسول ہوتے ہوئے غوث بھی تھے کیونکہ قاعدہ ہے ادنیٰ درجہ اعلیٰ درجہ میں لازماً ہوتا ہے۔

---

[16] (فتوح الغیب، المقالة الثالثة عشرة في التسليم لأمر الله، ص32، دار الكتب العلمية، 2017)

[17] (تفسیر عثمانی، القصص: 15، ص818، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

[18] (تفسیر ثنائی، القصص: 15، ص426، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور)

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ۔ (پارہ۲۸، سورۃالحشر، اٰیت۷)

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عطا فرمائیں وہ لو۔

فائدہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم دینے والے یعنی داتا بھی ہیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام اور اُولیاءاللہ کو مولیٰ کے لقب سے نوازا گیا ہے۔ کما قال:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ۔ (پارہ۲۸، سورۃالتحریم، اٰیت۴)

ترجمہ: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

حضرت صالح علیہ السلام کو سید ہونے سے سرفراز کیا گیا۔ کما قال تعالیٰ:

وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ (پارہ۳، سورۃآل عمران، اٰیت۳۹)

ترجمہ: اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے۔

فائدہ: قرآن مجید سے ثابت ہو گیا کہ غوث، داتا، مولیٰ اور سید کا اعزاز اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کو بخشا ہے۔ لہٰذا اب ان القاب کو بزرگوں کے لئے استعمال کرنے میں میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہ رہی۔ ان واضح آیات کے باوجود منکرین کے انکار و اعراض پر ہمیں سخت تعجب ہوتا ہے حالانکہ انہیں کے اکابر نے حضرت غوث الاعظم کو غوثِ اعظم اور غوث الثقلین کہنے اور لکھنے میں ہمارے ساتھ مکمل اتفاق کیا ہے چند حوالے گذر چکے مزید ملاحظہ ہوں۔

علماء دیوبند، وہابیہ کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ نے لکھا ہے: غوث الثقلین [19] (کلیات صفحہ ۷۳)، غوث الاعظم [20] (شمائم امدادیہ صفحہ ۴۳)

> ارباب معارِف (علم الٰہی) سے غوث ہیں، یہ مرتبہ عظیم رکھتا ہے اور سیّد کریم ہوتا ہے، آدمی حالتِ اضطرار (مجبوری) میں اس کے محتاج ہوتے ہیں اور اظہارِ علومِ فہم اور اسرارِ مکنونَہ (پوشیدہ) اس سے چاہتے ہیں اور طلبِ دعا اس سے کرتے ہیں اور وہ مُستجاب الدّعوات (جس کی دعا بارگاہ الٰہی عزوجل میں شرف قبولیت پاتی) ہے۔ [21] (شمائم امدادیہ صفحہ ۲۳)

خود حاجی صاحب کو غوثِ دوران لکھا گیا ہے۔ (کلیات امدادیہ صفحہ ۸۱)

تھانوی صاحب نے لکھا ہے: حضرت غوث الاعظم [22] (امداد المشتاق صفحہ ۱۵۸،۷۸)

---

19) (کلیاتِ امدادیہ تحت (ضیاء القلوب) از امداد اللہ مھاجر مکی، ص75، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

20) (شمائم امدادیہ از حاجی امداد اللہ مکی، حصہ دوم، ص80، قومی پریس لکھنو، 1314ھ)

21) (شمائمِ امدادیہ، نفحہ پنجم، ص40، قومی پریس لکھنؤ)

22) (امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق، ص77، مکتبہ امداد اللہ مھاجر مکی، محلہ خانقاہ، دیوبند انڈیا)

غوث الکاملین، غیاث الطالبین[23] (امداد المشتاق صفحہ ۱۹۹)

غوثِ اعظم [24] (اضافات یومیہ، جلد ا، صفحہ ۴۳۹،۲۵۶)

حضرت غوث پاک [25] (افاضات جلد ا، صفحہ ۲۵۷)

غوثِ اعظم و غوث الثقلین [26] (فتاویٰ رشیدیہ گنگوہی دیوبندی وہابی صفحہ ۳۳۰)

گنگوہی صاحب کو غوثِ اعظم کہتے ہیں۔ [27] (مرثیہ صفحہ ۵، تذکرۃ الرشید، جلد ا، صفحہ ۲)

غوثِ صمدانی[28] (اربابِ طریقت صفحہ ۴۲)

غیر مقلدین مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی کی مکمل کتاب بنام "غوث الاعظم" اور اس میں بار بار غوثِ اعظم کا لقب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

غوث الثقلین [29] (صراط مستقیم، صفحہ 166)

رئیس الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی: حضرت غوثِ الاعظم [30] (صراطِ مستقیم صفحہ ۱۰۵)، (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد ۳ صفحہ ۲۳، ۲۵۹، ۳۰۳، ۲۰)

غوث الاعظم[31] (فتاویٰ نذیریہ، جلد ا صفحہ ۱۱۳، غیر مقلد وہابی)

فائدہ: ان حوالوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ اہلسنّت کی طرح دیگر فرقوں کے اکابر و اصاغر بھی لقب غوثِ اعظم اور غوث الثقلین غیر خدا کے لئے استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ بالخصوص یہ لقب حضرت پیرانِ پیر دستگیر ابو محمد سیّدنا الشیخ السید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی کے لئے درجہ شہرت حاصل کر چکا ہے گویا جب بھی یہ لقب سامنے آتا ہے تو فوراً آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خیال چلا جاتا ہے اگر اس لقب کا استعمال اتنا وُسعَت (قدرت) نہ رکھتا تو ہمارے مخالفین کے اکابر غیر خدا کے لئے کبھی بھی اس کا ارتکاب نہ کرتے۔

(امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق، ص154، مکتبہ امداد اللہ مھاجر مکی، محلہ خانقاہ، دیوبند انڈیا)

23) (امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق، ص194، مکتبہ امداد اللہ مھاجر مکی، محلہ خانقاہ، دیوبند انڈیا)

24) (ملفوظات حکیم الامت بسلسلہ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیۃ، ملفوظ 366، بزرگوں کے یہاں لذائذ کا استعمال، 1 / 274، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

25) (ملفوظات حکیم الامت بسلسلہ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیۃ، ملفوظ 366، بزرگوں کے یہاں لذائذ کا استعمال، 1 / 275، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

26) (تذکرۃ الرشید از مولانا عاشق الٰہی میر ٹھی، ص2، بلالی سٹیم سادھورہ)

27) (مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن گنگوہی، ص5، کتب خانہ رحیمیہ، ہند)

(تذکرۃ الرشید از مولانا عاشق الٰہی میر ٹھی، ص2، بلالی سٹیم سادھورہ)

28) (ارباب طریقت از ادریس بھوجیانی، حضرت شیخ عبد القادر محی الدین بغدادی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص42، مکتبہ رحمانیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ)

29) حوالہ مذکورہ

30) (صراط مستقیم (فارسی) از اسماعیل دھلوی، باب چہارم در بیان طریق سلوک راہ نبوت، ص147، المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

31) (فتاویٰ نذیریہ از نذیر دھلوی، کتاب الایمان والعقائد، 1 / 133، اھلحدیث اکادمی، کشمیری بازار، لاہور)

غوثِ اعظم کا لقب: دینوی رواج ہے کہ کسی شخصیت کا لقب کوئی اعلیٰ شخصیت منتخب کرتی ہے تو وہ لقب خاص اُسی شخصیت پر مستعمل ہوتا ہے اگرچہ دوسرے لوگ اس کے لائق ہیں لیکن ان پر وہ لقب استعمال کرنا معیوب (قابل شرم) سمجھا جاتا ہے۔

یہ لقب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے چنانچہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ایک الہام بیان فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو خلوتِ خاص میں ارشادات سے نوازا۔ وہ الہام رسالہ الغوثیہ کے نام سے مشہور ہے۔ فقیر ۱۴۱۸ھ میں بغداد شریف بارِ دوم حاضر ہوا تو بابِ الشیخ کے سامنے ایک کتب فروش سے ایک کتاب خریدی بنام "الفیوضات الربانیه لسیدنا القطب الکبیر باز الله الاشهب مولانا عبد القادر الگیلانی "ترجمہ وترتیب السید الشیخ نور الدین ابا فہد باسم بن علی بن عبد الملک بن السلطان محمد بن الامام محی الدین آل المدرس الحسینی۔ رئیس الطریقہ القادریہ، اس کے صفحہ ۴ سے صفحہ ۱۳ تک یہ رسالہ پھیلا ہوا ہے۔ اس کے اول میں یہ عبارت مرقوم ہے۔ هذا الغوثیه وهی بطريق الالهام القلبی والکشف المعنوی۔ وہ رسالہ غوثیہ (عربی زبان) میں یوں ہے۔

رسالہ غوثیہ

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الحمد لله كاشف الغمة والصلوٰة على نبيه خير البرية امابعد قال الغوث الاعظم المستوحش عن غير اللّٰه المستانس بالله قال لی الرجیا غوث الاعظم قلت لبیک یا رب الغوث قال كل طور بين الناسوت والملكوت فهی شريعة وكل طور بين الملكوت و الجبروت فهی فريقة وكل طور بين الجبروت واللاهوت فهی حقيقة یاغوث الاعظم ماظهرت نی شٍءٍ نظهوری فی الانسان ثم سالت یا ربی هل لک مکان قال یاغوث الاعظم انامکون المکان و لیس لی مکان وسری الانسان ثم سالت یا رب من ای شیءٍ خلقت الملٰکة من نور الانسان وخلق الانسان من نوری یا غوث الاعظم جعلت الانسان مطیتی و جعلت سائر الاکوان مطیته یا غوث الاعظم نعم الطالب انا یحبهم و نعم المطلوب الانسان و نعم الراکب الانسان و نعم المرکوب له سائر الاکوان قال یاغوث الاعظم الانسان سری و انا سره لو عرف الانسان منزلته' عندی لقال فی کل نفس من الانفاس انا الملک لا ملک الیوم الا لی قال یاغوث اعظم ما اکل الانسان طعاماً وما شرب شرابا وما قام وما قعد وما نطق وما صمت و ما فعل فعلاً وما توجه لشيءٍ وماغاب عن شيءٍ الا انا فيه مسكنه ومحركه قال لی یا غوث الاعظم جسیم الانسان وقلبه ونفسه وروحه وسمعه وبصره ولسانه ويده ورجله كل ذلک اظهرت له بنفسی لنفسی لا هو الا انا ولا انا غيره وقال یا غوث الاعظم اذا رأيت المحترق بناء الفقر والمنكسر بكسره الفاقة فتقرب اليه فانه لا حجاب بينی و بينه قال یا غوث الاعظم لا تاكل طعاماً ولا تشرب شراباً ولا تنم نومة الا عندی بقلب حاضر وعين ناضر قال غوث الاعظم من منع من سفر الباطن ابتلی بسفر الظاهر و لم يرده منی الا بعدًا فی السفر الظاهر قال یا غوث الاعظم الاتحاد حال لا يعبر بلسان المقال فمن اُمن به قبل وجود الحال فقد كفر ومن اراد العبادة بعد الوصول فقد اشرک بالله قال یاغوث الاعظم من سعد سعادة الازل فطوبیٰ له' لم يكن مخذولاً و من شقى بشقاة الاذل فويل له' ولم يكن مقبولاً بعد ذٰلک قط قال یا غوث الاعظم جعلت الفقر

والفاقة مطية الانسان فمن رکبھما بلغ المنزل قبل ان یقطع المساف والبوادی قال یا غوث الاعظم کوعلم الانسان ماکا
ن که بعد الموت ماتمنی الحیوٰۃ فی الدنیا یقول بین یدی اللہ کل لمحۃٍ و لحظۃٍ یا رب امتنی امتنی قال یا غوث الاعظم حجۃ
الخلائق عندی یوم القیٰمۃ الصم والبکم و العمٰی ثم التحیر و البکآء و فی القبر کذلک قال یاغوث الاعظم المحبۃ حجاب
بین المحب و المحبوب فاذا فنی المحب عن المحبۃ وصل بالمحبوب قال رایت الارواح کلھا یترقصون فی قوالیھم بعد سماع
قولہٖ الست بربکم الیٰ یوم القیامۃ قال رأیت الرب تعالیٰ قال لی یاغوث الاعظم من مالتی عن الرویۃ بعد العلم فھو
محجوب بعلم الرؤیۃ ومن ظن ان الرؤیۃ غیر العلم فھو مغرور برؤیۃ الرب تعالیٰ قال یا غوث الاعظم من رانی استغنی عن
السؤال فی کل حال و من لم یرفلا ینفعہ السوال فھو محبوب بالمقال قال لی یاغوث الاعظم لیس الفقیر عندی من لیس
لہ شیء بل الفقیر الذی لہ امرنی کل شیءٍ ان قال بشیءٍ کن فیکون قال لی یاغوث الاعظم لا اُلفۃً ولا نعمۃ فی الجنان بعد
ظھوری فیھا ولا وحشۃ ولا حرقۃ فی النار بعد خطابی لا ھلھا قال یاغوث الاعظم انا اکرم من کل کریم و انا ارحم من کل
رحیم قال یا غوث الاعظم فقلت لبیک یا رب العرش العظیم فقال لی قل یا رب الغوث الکریم الرحیم قال یاغوث
الاعظم ثم عندی لا کنوم العوام ترنی فقلت یا رب کیف انام عندک قال لحمور الجسم عن اللذات وحمور النفس عن
الشھوات وحمود القلب عن الخطرات وحمور الروح عن الحظیات دفنآء ذاتک فی الذات قال یا غوث الاعظم قل لا صاحابک
واحبابک فمن اراد منکم بمحبتی فعلیہ باختیار الفقر ثم فقر الفقر ثم الفقر علی الفقر فاذا ثم فقرتم ھو فلا ھم الا انا
قال لی یا غوث الاعظم طوبیٰ لک ان کنت رء وفاً علیٰ بریتی ثم طوبیٰ لک ان کنت لبریتی عفراً وقال لی یاغوث الاعظم جعلت
فی العفس طریق الراھدین وجعلت فی القلب طریق العارفین وجعلت فی الروح طرین الواقفین و جعلت نفسی محل
الاسراد یاغوث قل لا صحبک و اغتنموا دعوۃ الفقرآء فانھم عندی و انا عندھم یا غوث انامأوی کل شیءٍ و سکنہ و منظرہ
والی المصیر قال یا غوث الاعظم لا تنظر الی الجنۃ وما فیھا ترنی بلا واسطۃ ولا تنظر الی النار وما فیھا ترنی بلا واسطۃ قال یا
غوث الاعظم اھل الجنۃیتعوذون عن النعیم کاھل النار یتعوذون عن الجحیم یا غوث من شغل بسؤالی کان صاحبہ ناراً
یوم القیامۃ یاغوث اھل القربۃ یستغیثون عن القرب کاھل البعد یستغیثون عن البعد یاغوث ان لی عباداً سوی الانبیآء
و المرسلین لایطلع علیٰ احوالھم احد من اھل الدنیا ولا من اھل الاٰخرۃ ولا احد من اھل الجنۃ ولا احد من اھل النار ولا
مالک ولا رضوان وما خلقتھم للجنۃ ولا للنار ولا للثواب ولا للعقاب ولا للحور ولا للقصور ولا للغلمان فطوبیٰ لمن اٰمن بھم
یاغوث انت منھم ومن علاماتھم فی الدنیا ان اجسامھم محترقۃ من قلۃ الطعام و نفوسھم محترقۃ عن الشھوات و
قلوبھم محترقۃ عن الخطرات وارواحھم محترقۃ عن الخطیات وھم اصحاب اللقآء المحترقین بنور اللقآء یا غوث اذا جآء
العطشان فی یوم شدید الحر وانت صاحب المآء البارد ولیس لک حاجۃ بالمآء فلو کنت تمنعہ فانت ابخل الابخلین فکیف
امنعھم رحمتی را ناا شھدت علیٰ نفسی بانی ارحم الراحمین یاغوث ما بعد احد من المعاصی وماقرب احد من الطاعات یا
غوث لو قرب منی احد لکان اھل المعاصی لانھم اصحاب العجز والندم یا غوث العجز منبع النور و العجب الظلمۃ یا غوث

اهل المعاصی محبوبون بالمعاصی و اهل الطاعات محبوبون بالطات ورآء هم قوم اٰخرون لیس لهم غم المعاصی ولا هم الطاعات یا غوث بشر المذنبین بالفضل والکرم والمعجبین بالعدل والنقم یاغوث اهل الطاعات یذکرون النعیم واهل العصیان یذکرون الرحیم یا غوث انا قریب فی المعاصی بعد فرع عن المعاصی و انا بعید عن المطیع اذا فرغ عن الطاعات یا غوث خلقت العوام قلم یطیقوا انوارًا قال فجعلت بینی وبینهم حجاب الظلمة خلقت الخواص فلم یطیقرا مجاورتی فجعلت الانوار بینی وبینهم حجاباً یا غوث قل لا صحابک من اراد منکم ان یصل الی فعلیه الخروج من کل شیءٍ اخرج من عقبة الدنیا تصل الی الاٰخرة و اخرج عن عقبة الاٰ خرة تصل الی یا غوث اُخرج عن الاجسام والنفوس ثم اخرج عن القلوب والارواح ثم اخرج عن الامر و الحکم تصل الی فقلت یا رب ای صلوٰة اقرب الیک قال الصلوٰة التی لیس فیها سؤالی من النار والجنة و صاحبها غائب عنها ثم قلت ای صوم افضل عندک قال الصوم الذی لیس فیه سؤا لی وصاحبه غائب عنه ثم قلت ای عمل افضل عندک قال العمل الذی لیس فیه سؤالی وصاحبه غآئب عندثم قلت ای بکآء افضل عندک قال بکآء الضاحکین قلت ای ضحک افضل عندک قال ضحک الباکین قلت ای بوبة افضل عندک قال توبة المعصومین ثم قلت ای عصمة افضل عندک قال عصمة التائبین قال یاغوث لیس لصاحب العلم عندی مبیل مع العلم عنده الابعد انکار الرب تعالیٰ فسالت یا رب مامعنی العشق قال یا غوث عشق لی وق قلبک عن سؤالی یا غوث اذا عرفت ظاهرا لعشق فعلیک بالفنآء عن العشق لان العشق حجاب بین العاشق والمعشوق یاغوث اذا عرفت التوبة فعلیک باخراج هم الذنب عن النفس ثم باخراج خطراتہ عن القلب فاذا فعلت ذٰلک تصل الی و الافانت من المستهزئین یا غوث ان تدخل حرمی فلا تلتفت الی الملک والملکوت ولا الجبروت لان الملک شیطن العالم والملکوت شیطان العارف والجبروت شیطان الواقف فمن رضی بواحد منها فهو عندی من المطرودین یا غوث المجاهدة بحر من بحر المشاهدة رحیتا نه الواقفون فمن اراد الدخول فی بحر المشاهدةفعلیه باختیار المجاهدة لان المجاهدة بذر المشاهدة یا غوث من اختیار المجاهدة کما لا بد لهم منی قال یاغوث الاعظم ان احب العباد الی الله العبد الذی کان له الوالد والولد وقلبه فارغ منهما فلومات الولدفلیس له حزن بموت الولد ولو مکن له الولد فلیس له هم بفوت الوالد فاذا بلغ العبد بهذه المنزلة فهو عندی بلا ولد ولاوالد ولم یکن له کفواًاحدوقال یا غوث من لم فنآء الولد بمحبتی وفنآء الوالد بمودنی لم یجد لذة الواحد انیة والفردانیة قال یا غوث اذا اردت ان تنظر الی فی محل فاختر فلباً حزیناً لی فارغاًعن سوائی فقلت یارب ماعلم العلم قال یاغوث علم العلم هو الجهل عن العلم قال یاغوث طوبیٰ لعبد مال قلبه الی المجاهدة وویل لعبد مالا قلبه الی الشهوات قال رایت الرب سبحانه وتعالیٰ سالته عن المُعراج قال یاغوث الاعظم المعراج هو العروح عن کل شیءٍ سؤالی فکمال العروج مازاغ البصر و ماطغٰی قال یا غوث لا صلوٰة لمن لا معراج له عندی یا غوث المحروم عن الصلوٰة هو المحروم عن المعراج عندی۔

مع رسالہ مولانا عظام قادری بھیروی نقل کر کے لکھتے ہیں کہ یہ رسالہ غوثیہ کتاب ارشاد الطالبین مصنفہ حضرت شاہ محمد رضا قادری بن شیخ فاضل سے نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ فقیر نے بخدمت مرشد خود شیخ محی الدین محمد منا عرض کیا کہ غوثیہ عالیہ کتب خانہ میں ہے فرمایا ہے۔ عرض کیا کہ

از ملفوظات حضرت غوث الاعظم قدس سرہ ' کے ہے فرمایاہاں اور نقل کیا گیاہے حضرت شیخ سیّد عبدالوہاب صولد حضرت شیخ قدس سرہ ' سے کہ جو کوئی اس کلمہ وکلام کو جو مابین حق سبحانہ تعالیٰ و حضرت شیخ قدس اللہ سرہ ' کے ہوئی ہے با تجدید وضو خَلوَت (تنہائی) میں پڑھے اور معنے اس کے لفظاً لفظاً دل میں جمائے تو بالضرور چہلم تک فتح الباب وکشاد مُہمّات (عظیم کام) سرانجام ہو۔ لیکن اول طعام فقراء ومساکین کے واسطے مُہَیّا (موجود) رکھے اور کھلائے کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت غوث قدس سرہ ' کو فرمایاہے کہ اپنے اصحاب کو کہو کہ دعوتِ فقراء کی غنیمت جانو کہ میں ان کے پاس ہوں اور وہ میرے پاس ہیں۔ کھاناکھلا کر نیم شَب (آدھی رات) یا اخیر شب میں پڑھنا شروع کرے جس قدر ممکن ہو اُسی قدر پڑھے۔ فقط مولانا عبدالقادر بھیروی مرحوم لکھتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ کشود فتوح ظاہر اور باطن کاہوئے گا۔ [32]

انتباہ: اس رسالہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر نئے مضمون کے آغاز میں یاغوث الاعظم کے محبوب جملہ سے باربار نوازا ہے۔

تبصرہ اُویسی: جب "غوثِ اعظم" کا خطاب اللہ تعالیٰ نے خود عطافرمایاہے تو پھر منکر کا انکار کس شمار میں۔ لیکن مجھے اہلسنّت کے پیر پرست حضرات کا افسوس ہے کہ وہ اپنے مرشدوں اور پیروں کو غوثِ اعظم کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ان کی زیادتی ہے اور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب نام سے مذاق ہے اس سے ان کے مرشدِ حقیقی بھی راضی نہ ہونگے بلکہ قیامت میں انہیں منہ نہ لگائینگے۔

لطیفہ: غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محکمہ بطون [33] کے جنرل ہیں ہمارے دینوی نظام میں جنرل کسی معمولی عہدیدار کو نہ دیا جائے تو بولنے والا جیل جانے کا مستحق ہے یونہی غوث کا اعلیٰ عہدہ اپنے مرشد کا دینا (جو سیّدنا جیلانی کے مقابلے میں معمولی عہدہ رکھتا ہے) منجانب اللہ سرزنش ہوگی۔

ھائے بدقسمتی: مجھے تو ان سُنی بھائیوں پر تعجب ہے جو داڑھی منڈے بے نماز پیروں کو غوثِ اعظم یاکم از کم زمانِ قطب کے القاب سے یاد کرتے ہیں بلکہ وہ مولوی، مقررین، واعِظِین (وعظ کرنے والے) اپنے لئے ابھی سے جہنم میں ٹھکانہ بنالیں جو جاہل پیروں اور بے عمل گدی نشینوں کو منبرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بیٹھ کر انہیں غوث و قطب وغیرہ وغیرہ گردانتے (کہتے) ہیں۔ یہ سخت سے سخت عذاب کے مستحق ہیں ایک طرف جھوٹ بولتے ہیں، دوسرے منبرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے اور اس کی عظمت کو پامال کرتے ہیں۔

واعاذنا اللّٰہ تعالیٰ بجاہ حبیبہٖ اللّٰہ علیاوعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

لقب غوثِ اعظم کا عملی پروگرام: اللہ تعالیٰ نے حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثِ اعظم کالقب عنایت فرمایاہے تو فریاد رسی اور تَصَرُّفات (اختیارات) سے بھی بھرپور نوازاہے خود سیّدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاداتِ عالیہ تمۃ فتوح الغیب بر حاشیہ بهجة الاسرار، صفحه ۲۲۸، مطبوعه مصر

أَنَـا لِمُـرِيـدِي حَـافِـظٌ مـايَخَـافُهُ

---

[32] (نور السبحانی، ص59، مطبوعه حامد اینڈ کمپنی لاہور)

[33] باطن کی جمع

وَأَحْـرُسُهُ مِـنْ كُـلِّ شَـرٍّ وَفِـتْـنَـةٍ

(34)

یعنی میں اپنے مرید کی محافظت کرنے والا ہوں، ہر اُس چیز سے جو اس کو خوف میں ڈالے اور میں اس کی نگہبانی کرتا ہوں ہر قسم کے شر اور فتنہ سے۔

تَوَسَّلْ بِنَا فِي كُلِّ هَوْلٍ وَشِدَّةٍ

أُغِيثُكَ فِي الأَشْيَاءِ طُرّاً بِهِمَّتِي (35)

یعنی مجھ سے توسل کرو ہر ہول(ڈر/خوف)اور سختی میں، میں اپنی ہمت سے جملہ اُمور میں تمہاری فریادرسی کروں گا۔

مُرِيدِي إِذْ مَا كَانَ شَرْقاً وَمَغْرِباً

أُغِثْهُ إِذَا مَا سَارَ فِي أَيِّ بَلْدَةٍ (36)

یعنی میں اپنے مرید کی فریادرسی کرتا ہوں خواہ کسی شہر میں ہو، مشرق میں یا مغرب میں۔

(تمۃ فتوح الغیب بر حاشیہ بھجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۵و ۲۳، مطبوعہ مصر)

مُـرِيْدِي لَا تَخَفْ وَاشٍ فَإِنِّي

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

یعنی میرے مرید کسی دشمن سے نہ ڈر کہ بیشک میں مستقل عزم والا سخت گیر اور لڑائی کے وقت قتل کرنے والا ہوں۔

مُـرِيْدِي لَا تَخَـفْ اللهُ رَبِّـي

عَـطَانِي رِفْـعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

یعنی میرے مرید خوف نہ کر، اللہ میرا رب ہے، مجھے وہ رفعت ملی ہے جس سے میں مقصود کو پہنچ گیا ہوں۔

مُرِيْدِي تَمَسَّكْ بِي وَكُنْ بِيْ وَاثِقاً

لأَحْمِيْكَ فِيْ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ (37)

یعنی اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑلے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ، میں تیری دنیا میں بھی حمایت کروں گا اور قیامت کے دن بھی۔

"ولو انکشفت عورۃ مریدی بالمشرق، وأنا بالمغرب لسترتها" (38)

یعنی اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں۔

---

[34] (فتوح الغیب، ص140، دار الکتب العلمیة، 2017)

[35] (فتوح الغیب، ص141، دار الکتب العلمیة، 2017)

[36] ایضاً

[37] (فتوح الغیب، ص140، دار الکتب العلمیة، 2017)

[38] (بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ذكر فضل أصحابه وبشراهم، ص191، دار الكتب العلمية، 2020)

مزید دلائل: مصنف مزاج کے لئے اتنا کافی ہے۔ ضِدّی ہٹ دھرم کو ضخیم دفتر بھی ناکافی محض تبرک کے طور چند مزید دلائل بصورت کرامات عرض کر دوں تا کہ مُحِب (محبت کرنے والا) غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کو تازگی اور حاسد و مُبغِض (بغض رکھنے والے) کا دل جل کر راکھ ہو۔

محی الدین: جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین کو زندہ کرکے اسے نئی جوانی بخشی تو پھر غوثِ اعظم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ ہوں تو اور کون ہو۔

اپنے بیگانے مانتے ہیں کہ حضور شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محی الدین کے پیارے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۸۹ھ میں خلیفہ مستظہر باللہ عباسی کے عہد میں بغداد تشریف لائے اور ۲۳ سال کی مدت میں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مکی و مدنی زمانۂ تبلیغ کا عرصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ظاہر و باطنی ہر طرح کی تکمیل فرما کر "محی الدین" کے لقب سے ملقب فرما کر مسند ارشاد و عنایت فرمائی۔ بهجة الاسرار میں تحریر ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے مشہور خلائق لقب "محی الدین" کے متعلق یہ وضاحت فرمائی کہ ۵۱۱ھ میں ایک جمعہ کے روز میں سفر سے پَابَرَہنَہ (ننگے پاؤں) بغداد کی طرف واپس آرہا تھا کہ ایک نہایت ہی لاغر (دبلا پتلا) و نحیف بیمار پر میرا گذر ہوا۔ اس نے کہا "السلام و علیکم یا عبد القادر" میں نے سلام کا جواب دیا کہنے لگا "مجھے اُٹھاؤ" میں نے اُٹھا کر بٹھا دیا اچانک اس کا چہرہ با رَونَق اور جسم موٹا تازہ ہو گیا۔ میں حیران ہوا تو کہنے لگا "تعجب کی بات نہیں میں آپ کے جد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہوں جو مردہ ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے مجھے نئی زندگی عطا فرمائی ہے آپ محی الدین ہیں۔" چنانچہ جب میں جامع مسجد کی حدود میں داخل ہوا تو ایک شخص نے اپنا جوتا اُتار کر مجھے پہننے کو دیا اور "سیّدی محی الدین" کے الفاظ سے مخاطب کیا۔ نمازِ جمعہ تمام ہوا تو لوگ دوڑتے ہوئے میری طرف آئے اور " یا محی الدین، یا محی الدین" پکارتے ہوئے میرے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے کہ اس سے پہلے کبھی کسی نے مجھے اس نام سے نہیں پکارا۔ [39] (بهجة الاسرار، مهر و منير)

تبصرہ اُویسی غفرلہ: تاریخی اوراق گرداننے (پڑھتے) کہ جب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسندِ رشد و ہدایت کو زینت بخشی اُس وقت عالم دنیا کے حالات کس طرح زَبُوں (بُرے) تھے۔ اسلام کی کسمپرسی کس حد کو پہونچ چکی تھی۔ مسند رشد و ہدایت (تصوف) کا حالِ زار کس طرح پامال تھا تفصیل سے پتہ چلے گا کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احسانِ عظیم بھلایا نہ جائیگا۔

شیخ علی سقار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ پیر و دستگیر غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدھ کے دن ۲۷ ذی الحجہ ۵۲۹ھ کو قبرستان شونیزی کی زیارت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ فقہاء و فقراء تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پاک پر دیر تک کھڑے رہے سخت گرمی تھی لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے کھڑے تھے پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار تھے اور وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اول عمر میں شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا ایک بار ۱۵ شعبان جمعہ کے دن میں حاضر ہوا۔ شیخ اپنی جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز کو نکلے ہم نہر کے پل پر پہنچے شیخ نے مجھے دھکا دیا میں نہر میں گر پڑا سخت سردی تھی مجھ پر صُوف (ایک قسم کا نفیس ریشمی کپڑا) کا جبہ تھا ہاتھ میں کتاب کے اجزا تھے میں نے ہاتھ اُونچا کر لیا کہ کتاب بھیگ نہ جائے وہ مجھے پانی میں چھوڑ کر چلے گئے میں پانی سے نکلا جبہ نچوڑا پھر اُن کے پیچھے ہو لیا مجھے سردی سے سخت تکلیف تھی پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید میرے پیچھے ہوئے کہ اسے ستائیں، مَخَول (مذاق) کریں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی شیخ حماد نے

---

[39] (بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشيء من عجائب الخ، ص109، دار الكتب العلمية، 2020)

جھڑکا، خبردار! تم میں سے کوئی بھی اس جیسا نہیں میں تو اسے تکلیف دے کر اس کا امتحان لیتا ہوں مگر میں نے اسے اِستِقلال (ثابت قدمی) کا پہاڑ پایا جو جگہ سے نہیں ہلتا۔

آج جب میں ان کی قبر پر آیا ہوں دیکھا کہ قبر میں جوَہَری لباس سے آراستہ ہیں، سر پر یاقوت کا تاج ہے، ہاتھ میں سونے کے کنگن ہیں، پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہیں لیکن اُن کا دایاں ہاتھ کام نہیں دیتا۔ میں نے پوچھا تو فرمایا کہ اے دستگیر بیکساں یہ وہی ہاتھ ہے جس سے تجھے نہر میں دھکا دیا تھا کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے یہ قصور معاف کرتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بے شک چنانچہ میں اُن کے بارے میں دعا کرتا رہا اور پانچ ہزار اُولیاء اللہ آمین کہہ رہے تھے جو اپنی اپنی قبروں میں تھے اب ہاتھ درست ہو گیا ہے۔

جب یہ بات بغداد میں مشہور ہو گئی تو شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید تحقیق کے لئے جنابِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا مطلب سمجھ کر فرمایا تم دو شیخ گواہ کے طور پر پسند کر لو جو تمہیں بتائیں تو اُنہوں نے شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جو بغداد میں ان دنوں کے آئے ہوئے تھے اور شیخ ابو محمد عبد الرحمن بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گواہ کے طور پر چنا یہ دونوں صاحب کَشف میں تھے جنابِ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگے کہ آنے والے جمعہ تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہلت ہے کہ مذکورہ بزرگوں کی زبان سے اظہار ہو جائے کہ ٹھیک شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر سے ایسا واقعہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ جنابِ دستگیر نے فرمایا جمعہ تک کیوں ابھی اسی وقت تم پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر سر جھکا لیا مَعاً (فوراً) اُسی وقت خادم دوڑے آئے یا دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آرہے ہیں کہ ایسے حال میں کہ پاؤں برہنہ جلد جلد چلے آرہے ہیں، شیخ یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آکر کہا کہ مجھ پر اس وقت اللہ تعالیٰ نے شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ظاہر کیا۔ شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد جا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جو میرے مرید جمع ہیں انہیں کہہ دے کہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ٹھیک ہے ابھی شیخ یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام پورا نہیں ہوا تھا کہ شیخ عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آ گئے اُنہوں نے بھی آکر ایسا ہی کہا تب تمام مریدوں نے معافی مانگی۔[40] (بھجۃ الاسرار، صفحہ ۱۵۳)

شیخ بدیع الدین خلف شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ مجھ کو میرے استاد نے بغداد میں بھیجا کہ ایک نسخہ مسند احمد کا لاکر میں بغداد میں آیا۔ یہاں لوگ حضرت سیّد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر بڑے شوق سے کرتے تھے میرے دل میں آیا کہ میں بھی ایسے شیخ کی خدمت میں حاضر ہونگا اور اپنے دل میں کچھ ٹھان لونگا دیکھوں شیخ میرے دل کی بات جانتے ہیں یا نہیں میں نے یہ نیت کی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جاؤں، میں سلام کروں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام کا جواب نہ دیں مجھ سے منہ مبارک پھیر لیں پھر اپنے خادم سے کہیں کہ اس مرد کو اتنی کھجوریں، اتنا شہد دے پھر اپنی ٹوپی مجھے پہنائیں میں یہ خیال کر کے حاضر ہوا، جنابِ غوث محراب میں بیٹھے تھے، میری طرف بڑے غور سے دیکھا میں نے سلام کیا جواب نہ دیا مجھ سے منہ پھیر لیا خادم کو فرمایا اس مرد کو اتنی کھجوریں اتنا شہد لا دے، خدا کی قسم بالکل وہی الفاظ فرمائے جو میرے دل میں آئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خادم یہ چیزیں لے آیا تو میری ٹوپی میں کھجوریں ڈال دیں اور مجھے اپنی ٹوپی پہنا دی پھر میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اے خلف! یہ سب کچھ تو نے ارادہ کیا پھر میں

---

[40] (بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ذكر فصول من كلامه مرصعا بشيء من عجائب الخ، ص107، دار الكتب العلمية، 2020)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں رہا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ حدیث سنی یہ شیخ بدین الدین اکابر محدثین سے ہیں پھر مصر میں آرہے۔ یہیں فوت ہوئے قاہرہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے۔ [41] (بھجۃ الاسرار، صفحہ ۲۰۴)

شیخ ابو الحسن بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں علم پڑھا کرتا تھا میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لوٹا اُٹھانے والا تھا میں رات کو اکثر جاگتا رہتا کہ کب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانی کی حاجت ہو۔ ایک رات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے گھر کے دروازہ سے نکلے میں نے لوٹا دیا نہ لیا اور مدرسہ کو چلے مدرسہ کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکل گئے میں بھی پیچھے پیچھے چلا میں دل میں کہتا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرا علم نہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے چلتے شہر بغداد کے دروازہ تک پہنچے وہ دروازہ بھی کھل گیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر چلے دروازہ بند ہو گیا۔

تھوڑی دور چلے تھے کہ ہم ایک شہر میں پہنچے جس کو میں پہچان نہ سکا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مکان میں داخل ہوئے وہاں چھ شخص تھے سب نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام کیا میں وہاں ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا مکان کے ایک جانب سے رونے کی آواز سنی تھوڑی دیر میں آواز بند ہو گئی ایک مرد آیا رونے کی آواز والے کمرہ میں چلا گیا پھر نکلا کندھے پر ایک شخص کو اُٹھائے لایا ایک اور شخص داخل ہوا جس کی موچھیں لمبی لمبی تھیں وہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ شیخ نے اُس کو کلمہ شہادت پڑھایا، موچھوں کے بال کترے، ٹوپی پہنائی اس کا نام محمد رکھا اور پھر اُن سب کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہ شخص اُس مرحوم کی جگہ مقرر کیا جائے ان سب نے کہا بہت اچھا۔ پھر جنابِ دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے، سب وہیں چھوڑے میں پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے ہو لیا تھوڑا چلے تھے دیکھا کہ ہم بغداد شریف کے دروازہ پر ہیں دروازہ کھلا اندر آئے پھر مدرسہ میں آئے پھر گھر میں جب صبح ہوئی میں اپنی عادت کے موافق حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پڑھنے کے لئے بیٹھا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہیبت سے کچھ پڑھ نہ سکا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پڑھ کچھ مضائقہ نہیں میں نے عرض کیا اور رات والا سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ شہر نہاوند تھا اور چھ آدمی عمدہ ابدال تھے فوت ہونے والا بھی ایک ابدال تھا کندھے پر اُٹھانے والے حضرت خضر علیہ السلام تھے باہر لے گئے کہ غسل کفن کریں، مسلمان ہونے والا شخص قسطنطنیہ کا عیسائی تھا مجھے حکم دیا گیا کہ فوت ہونے والے ابدال کی جگہ اس عیسائی کو مسلمان کر کے بھرتی کروں اب تم یہ واقعہ میری زندگی تک کسی سے نہ کہنا۔ [42] (بھجۃ الاسرار، صفحہ ۲۰۸)

شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ایک دفعہ حضرت سیّدی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ فرما رہے تھے بارش ہونے لگی مجلس مُنتَشِر (پریشان) ہونے لگی لوگ اُٹھنے لگے بعض آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے گویا توجہ بدل گئی۔ حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں لوگوں کو جمع کرتا ہوں تو نے تَفرِقَہ (اختلاف) ڈال دیا بارش فوراً بند ہو گئی بارش مجلس وعظ سے باہر ہو رہی تھی مجلس پر ایک قطرہ نہ پڑتا۔ [43] (بھجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۱)

---

[41] (بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ذكر فصول من كلامه مرصعا بشيء من عجائب الخ، ص136، دار الكتب العلمية, 2020)

[42] (بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ذكر فصول من كلامه مرصعا بشيء من عجائب الخ، ص138، دار الكتب العلمية, 2020)

[43] (بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ذكر فصول من كلامه، ص147، دار الكتب العلمية, 2020)

یہی راوی کہتے ہیں ایک دفعہ دجلہ میں سیلاب آیا بغداد شہر غرق ہونے لگا لوگ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دوڑے فریاد کی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا عصا لے کر نکلے، دریا کے کنارے آکر عصا گاڑ دیا اور فرمایا اے دریا یہاں تک رہ، آگے اجازت نہیں اُسی وقت پانی اُتر گیا۔ [44]

(بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۱)

شیخ ذیال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے نکلے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف ہنس کر دیکھا اور اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا میں نے دیکھا کہ عصا کیا ہے ایک نورانی لائٹ ہے جس سے آسمان تک چمک نکل رہی ہے، ایک گھنٹہ تک یہ روشنی رہی پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصا کو پکڑ لیا مجھے فرمایا اے ذیال یہی چاہتا تھا۔ [45] (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۷)

شیخ خضری حسینی موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تیرہ سال رہا بہت سی کرامات دیکھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایسے بیمار بھی آتے جس کو سارے طبیب لاعلاج کہہ دیتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کے بدن پر ہاتھ پھیر دیتے فوراً تندرست ہو جاتے۔ ایک دفعہ سلطان مستنجد باللہ کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جس کو مَرَضِ اِستِسقاء (وہ بیماری جس میں مریض کو پیاس بہت لگتی) تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اُسی وقت پیٹ لاغر ہو گیا اور مریض کھڑا ہو گیا۔ ایک دفعہ ابو المعالیٰ احمد بغدادی خدمت میں آیا عرض کیا میرے بیٹے کو بخار ہے۔ ۱۵ مہینے ہو گئے بخار نہیں چھوڑتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جا اپنے بیٹے کے کان میں جا کر کہہ دے، اے اُم ملام تم کو سیّد عبد القادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتا ہے کہ اس بیٹے کو چھوڑ کر حلہ کی طرف چلا جا ابو المعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا فوراً میرے بیٹے کا بخار اُتر گیا، وہ اُٹھ بیٹھا اور خبر ملی کہ حلہ محلہ کے لوگوں میں بخار شروع ہو گیا ہے۔ [46] (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۱)

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

[44] ایضاً

[45] (بہجۃ الأسرار ومعدن الأنوار، ذکر فصول من کلامه، ص150، دار الکتب العلمیة، 2020)

[46] (بہجۃ الأسرار ومعدن الأنوار، ذکر فصول من کلامه، ص153، دار الکتب العلمیة، 2020)